Name: Asadullah LMS ID: 29061-050 Batch: ISB-OB-050

(Mock - 4) اسلامیات

PART - II

سوال ۲ ۲

جواب: اسلام میں عقیدہ آخرت کی وضاحت کریں. اس عقیدے کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات بیان کریں.

تعارف: اسلام ایک پُرامن اور جامع دین ہے. اس کے بنیادی عقائد و عبادات ہیں. عقیدہ آخرت یعنی ایمان بالآخرۃ اس کے ایک بنیادی عقیدہ ہے. اس سے مراد آخرت یعنی بعد میں آنے والی زندگی پر یقین و ایمان رکھنا ہے. اس عقیدے کے انسانی زندگی پر یقیناً انفرادی و اجتماعی اثرات ہیں. اس عقیدے کے بناء پر ہی ایک مسلمان کو سزا و جزا اور انصاف پر یقین ہوتا ہیں.

عقیدہ آخرت کی وضاحت: آخرۃ کا معنی ہے بعد میں آنے والی زندگی. اسلام میں یہ تصور ہے کہ یہ دنیا کی زندگی ایک امتحان ہے اور آخرت اس دنیا اور زندگی کا اختتام ہے. اُس کے بعد نئی زندگی شروع ہوگی. آخرت کے دن سب کے ساتھ حساب و کتاب ہوگا. جس شخص کی نیکیاں زیادہ ہونگے تو وہ جنت میں جائیگا. اور جس کے گناہ زیادہ ہونگے تو وہ سزا پائیں گا اور دوزخ میں داخل ہوگا.

عقیدہ آخرت کے بارے میں حدیث:

الدنیا مزرعۃ الآخرۃ ۰

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے"

جو شخص جیسا کریگا، اُس کے ساتھ اُس کے اعمال کے مطابق حساب ہوگا.

قرآن مجید میں عقیدہ آخرت کا ذکر:

"یقوم انما ھذہ الحیوۃ الدنیا متاع . وان الآخرۃ ھی دار القرار ہ" (المؤمن) .

ترجمہ: اے قوم! بے شک یہ دنیا کی زندگی ایک دھوکہ (کھیل تماشا) ہے . اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے .

"وللآخرۃ خیر لک من الاولی" (الضحیٰ)

ترجمہ: اور آخرت کی زندگی اس دنیا سے بہتر ہے .

عقیدہ آخرت کی اہمیت: مندرجہ ذیل ہے .

(1) گناہوں کی کمی ہونا :

(2) جنت وجہنم کا تفصیلی بیان ودلائل

(3) جزا اور سزا کا تصور

عقیدہ آخرت کے انفرادی زندگی پر اثرات:

عقیدہ آخرت کا انسانی زندگی پر بہت مثبت اور زیادہ اثرات ہیں . مندرجہ ذیل بیان کیے گئے ہیں .

(1) نفس پرستی سے بچنا اور اصلاح نفس:
آخرت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک شخص گناہوں سے دوری اور نیکی سے دوستی اختیار کرتا ہے اور اس طرح نفس کی اصلاح ہوتی ہیں .

(2) بہادری اور سرفروشی کا جذبہ: عقیدہ آخرت

پر پختہ ایمان رکھنے والا شخص جہاد کے جذبے سے سرشار ہوتا ہیں۔
(3) دنیا مقصد ومنزل نہیں بلکہ ایک کھیل تماشا : قرآن میں اس دنیا کو ایک امتحان گاہ قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ زندگی مقصد ومنزل نہیں بلکہ اصل زندگی تو آخرت کے بعد شروع ہوتی ہیں۔
(4) دنیاوی زندگی کی حقیقت کا فہم : عقیدہ آخرت انسان میں یہ احساس پیدا کرتا ہیں کہ یہ دنیاوی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ یہ کسی بھی وقت ختم ہوسکتی ہیں۔
(5) صبر وتحمل کا فروغ : اصل مسلمان اور کامیاب شخص وہ ہے، جس میں صبر وتحمل اور برداشت ہوں۔ یہ چیزیں عقیدہ آخرت انسان میں فروغ کرتی ہیں۔

(6) انفاق فی سبیل اللہ : اللہ کے راہ میں بغیر لالچ اور دنیاوی غرض کے خرچ کرنا۔ یہ جذبہ صرف اور صرف عقیدہ آخرت ہی ابھار سکتا ہیں۔

عقیدہ آخرت کے اجتماعی زندگی پر اثرات:
مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) معاشرتی اتحاد وفکر: عقیدہ آخرت کے وجہ سے ہی سارے مسلمان آپس میں اکھٹے اور اتفاق سے رہتے ہیں۔ ایک امت کا تصور یہی ہے کہ سب کے ساتھ انصاف ہوگا۔
(2) معاشرتی امن کا قائم ہونا: عقیدہ آخرت کے وجہ سے معاشرے میں ایک شخص دوسرے بندوں کا حق اور قتل عام نہیں کرسکتا۔ اور اس طرح معاشرے میں امن قائم ہوجاتا ہے۔
(3) اخوت وبھائی چارا کا فروغ : عقیدہ آخرت اور اس کے ڈر اور سزا کے خوف سے لوگ ایک

CS CamScanner

دوسرے کے ساتھ اخوت اور بھائی چارا قائم کرتا ہے۔

(4 خوفِ خلق کا جذبہ:
معاشرے میں یہ جذبہ عقیدۂ آخرت سے ہی
پروان چڑھتا ہے۔

(ت) عدل و انصاف کی طرف رغبت: لوگ سزا و جزا کے
تصور سے عدل و انصاف کی طرف رغبت کرتے ہیں۔

(5) اخلاقِ حسنہ اور حقوق العباد کا خیال رکھنا:
اخلاقِ حسنہ سے مراد اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا۔
اور حقوق العباد سے مراد اللہ کے بندوں کے حقوق کا خیال
رکھنا۔ یہ چیزیں عقیدۂ آخرت کی وجہ سے ہی معاشرے
میں فروغ ہوتے ہیں۔

اختتام: الغرض، آخرت کی زندگی اور ایمان
بہت اہمیت کا حامل ہیں۔ اس کے انسانی زندگی میں بہت
زیادہ اہمیت حاصل ہیں۔ اس سے نہ صرف انسان کے
انفرادی زندگی بلکہ اجتماعی زندگی پر بہت اچھے اثرات
مرتب ہوتے ہیں۔ اور اس کو نہ ماننا کفر اور گناہ
کبیرہ ہیں۔ اسی لیے اسلام میں عقیدۂ آخرت کو
بنیادی عقیدہ مانا جاتا ہیں۔ کیونکہ عقیدۂ آخرت
ہی مسلمان کا وہ یقین ہے کہ وہ ایمان رکھتا ہے کہ
اُس کے ساتھ انصاف ہوگا۔ اور اس وجہ سے
اچھے اعمال کرتا ہے۔ اگر یہ عقیدہ نہ ہوتا، تو
پھر معاشرے میں برائیاں بہت زیادہ ہوتی اور نیکیاں
نہ ہونے کے برابر ہوتی۔ اس لیے اس کے اہمیت اور
اثرات بہت زیادہ ہیں۔

CamScanner

سوال ۳: ۳

جواب: جدید دور میں الہامی مذہب کی ضرورت کو دلائل سے واضح کریں۔

تعارف: الہامی مذاہب سے مراد وہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف اقوام پر مختلف ادوار میں نازل فرمائے ہوں۔ کچھ مشہور الہامی مذاہب یہ ہے یہودیت، عیسائیت اور مسلمان۔ ان کو اھل کتاب بھی کہا جاتا ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان اقوام پر اپنے مخصوص انبیاء اور کتابیں نازل کی ہیں۔

آج کے دور میں الہامی مذاہب کی ضرورت بہت بڑھ گئی ہے۔ سائنس و ٹیکنالوجی نے بہت ترقی کی ہیں مگر مذہب کے بغیر یہ ترقی گمراہ کن ہیں جیسے۔ اس لیے مذاہب کی ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہیں۔

جدید دور میں الہامی مذاہب کی ضرورت اور دلائل: جدید دور چونکہ فتنہ و مشکلات سے بھرا ہیں۔ اس لیے الہامی مذاہب خصوصاً اسلام کی ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہیں۔

(1) ذہنی سکون کی ضرورت:

آج کے دور میں انسان مختلف قسم کے ذہنی بیماریوں کا شکار ہیں۔ بہت زیادہ لوگ Depression، Anxiety اور Stress سے متاثر ہیں۔ اس ضمن میں اگر اسلامی تعلیم تعلیمات پر عمل کیا جائے تو یہ چیزیں اور بیماریاں آسانی سے ختم ہوسکتی ہیں۔

(2) روحانی بالیدگی کی ضرورت:

جس طرح بدن کو خوراک کی ضرورت اس طرح روح کے بھی ضروریات ہیں۔ اور مذہب ہی انسان کے روحانی بالیدگی اچھے طریقے سے کرسکتا ہیں۔

(3) جسمانی صحت اور تندرستی کیلئے اہم جزو:
پانچ وقت کی باجماعت نماز انسانی صحت
کو تروتازہ رکھ سکتا ہے۔ اور انسان کی جسمانی صحت
اور تندرستی ہمیشہ قائم رہیں گی۔

(4) معاشرتی اتحاد و اتفاق کی ضرورت:
اسلام کے بنیادی عقائد و عبادات کا
اثر ہے کہ معاشرے میں اتحاد و اتفاق ہوگا۔ جو کہ آجکل
بے اتفاقی اور عدم توازن کا شکار ہیں۔

(5) بچوں کو فحش فلموں اور عریانی سے بچاؤ:
آجکل بہت چھوٹے بچوں کے ہاتھوں
میں آچکا ہیں Smart Phone اور وہ اُس سے ہر قسم کے
غلط فلموں، تصاویر وغیرہ کو رسائی کر سکتا ہیں۔ اس ضمن
میں اگر مذہبی رہنمائی نہ ہوں۔ تو بھی بچہ گمراہ ہو
سکتا ہیں۔

(6) سکون قلب کا ذریعہ: قرآن میں ہے
"الا بذکر اللہ تطمئن القلوب"
ترجمہ "بے شک دلوں کو اطمینان اللہ کی یاد سے ہوتا ہے"
سکون قلب کا بہترین ذریعہ جدید دور میں
اسلام پر عمل کرنا ہیں۔

(7) ~~انسانیت~~ انسانیت کی فلاح و بہبود: قرآن میں ہے
(سورۃ المؤمنون) "قد افلح ~~المؤمنو~~ المؤمنون ۝ الذین ھم فی
صلاتھم خاشعون"
ترجمہ: تحقیق سے کامیاب ہوگئے وہ لوگ
جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرتے ہیں۔

(8) بعد الموت کا تصور:
آخرت، جنت اور دوزخ کا تصور
اگر انسان میں ہو، تو وہ گناہ سے دوری اختیار کریں گا۔
اس طرح سے ایسے مذہب کی ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہیں۔

(9) رواداری اور امن عالم :- حدیث ہے "بے شک مومن آپس میں بھائی ہیں"
سورۃ البقرہ میں اللہ فرماتے ہیں "لا اکراہ فی الدین"
ترجمہ : "دین میں کوئی زبردستی نہیں ہیں"

(10) مساوات کی ضرورت :- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ حجتہ الوداع میں فرمایا تھا "تم میں کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی کوئی شرف حاصل نہیں ، فضیلت صرف اور صرف تقویٰ کے بنیاد پر حاصل ہے۔"

(11) ادیان عالم میں اسلام کی عظمت :
قرآن میں سورۃ البقرہ میں اللہ فرماتے ہے " ان الدین عنداللہ الاسلام " ترجمہ :- بے شک اللہ کے نزدیک بہترین دین ، دین اسلام ہے۔

(12) انسانی ذرائع علم کا جائزہ :
انسان کے خواہش ، عقل ، معاشں ، تاریخ وغیرہ سب کا جائزہ لینے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں کہ انسانی مسائل کا واحد حل دین اسلام مذہب ہے۔

(13) انسانی مسائل کا حل :
انسانی مسائل سے مراد سیاسی مسائل ، سماجی مسائل ، معاشی مسائل ، انفرادی واجتماعی مسائل ہے۔ اسلام نے ہر پہلو اور مسئلہ کا حل موجود ہے۔ کیونکہ اسلام ایک مکمل دین اور ضابطہ حیات ہے۔ اور اس پر عمل کرنے سے انسانی مسائل کا خاتمہ ممکن ہے۔

اختتام : جدید دور میں الہامی مذاہب جیسا کہ اسلام ہے کہ ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور اس پر اچھے طریقے سے عمل کرنے سے ہی تمام مسائل کا حل نکالا جاسکتا ہے۔ الہامی مذاہب میں انسانیت کو شرف حاصل ہے۔ اور کوئی مذہب کسی کے قتل وغارت

اور فسادات کی ترغیب نہیں دیتا۔ بلکہ اسلام تو رواداری انصاف اور بھلائی کا درس دیتا ہے۔

بقول شاعر

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز۔

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا۔

سوال ۵۔ ۵

جواب: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں امت کیا ہے وضاحت کریں۔ نیز اسلامی امہ کے حقوق و فرائض بیان کریں۔

تعارف: امت سے مراد ایک قوم، ایک کنبہ، قبیلہ ہے۔ اسلام میں جتنے بھی لوگ ہیں سب کی حیثیت ایک امت جیسی ہے۔ سارے مسلمانوں کا درد، دکھ، خوشی و غم وغیرہ ایک ہے۔ آج کے دور میں جتنے بھی مسلمان اقوام عالم ہیں سب ایک امہ کی حیثیت ہیں۔ یہ نظریہ ہمیں قرآن و حدیث نے سکھایا دیا ہیں۔ نیز امہ کے حقوق و فرائض بھی بیان کیے گئے ہیں۔

بقول شاعر

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے تا بخاک کاشغر

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں امت کی وضاحت

حدیث ہے: سارے مسلمان ایک جسم کی طرح ہے، اگر جسم کے کسی حصہ میں تکلیف ہوں تو سارے بدن کو اس

سے تکلیف ہوتی ہیں۔"

قرآن میں سورۃ آل عمران میں ہے "تم بہترین امت ہو، تم بھلائی کا درس دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔"

ایک اور آیت ہے "اور تم ہی غالب رہو گے، اگر تم آپس میں اتفاق سے رہو گے۔"

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :- "اور اللہ کی رسی (دین یعنی امت) کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور آپس میں تفرقہ نہ پھیلاؤ۔"

اسلامی اُمہ کے حقوق : مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) اہل و باصلاحیت لیڈر کا ہونا : یہ اُمہ کا حق ہے کہ ان میں باصلاحیت قیادت ہوں۔ اور وہ اُمت کے مسائل کو حل کریں۔

(2) تعلیماتِ اسلامیہ کو عام کرنا :- اسلامی اُمہ پر یہ حق ہے کہ وہ دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ پوری دنیا میں کریں۔ اور ہر کوئی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

(3) ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا :- حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا بھی خیال رکھنا۔

(4) آپس میں اتحاد و اتفاق کے ساتھ رہنا : سارے اسلامی ممالک اور مسلمانوں کو چاہیے کہ اتحاد و اتفاق کے ساتھ رہیں۔

(5) ہر قسم کے افواہ کو ختم کرنا :- اسلام کے خلاف اغیار کے سازشوں کو بے نقاب کرنا اور ختم کرنا۔

(6) کمزور مسلمانوں کا خیال رکھنا :- آجکل جیسا کہ کشمیر کے نہتے مسلمان ، فلسطین کے مسلمان وغیرہ کفار کے ظلم وستم کا شکار ہیں . امہ کا یہ حق ہے کہ وہ اُن مسلمانوں کی مدد اور خیال کریں

اسلامی اُمہ کے فرائض: اسلامی اُمت کے بہت فرائض ہیں . ان میں سے چند مندرجہ ذیل بیان ہیں .

(1) شریعت کا سمجھنا : حدیث ہے " تم میں سے بہترین وہ ہے . جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے ." یعنی فضیلت اور بہتری علم اور شریعت سیکھنے میں ہے . جو کہ اُمت کا فریضہ ہے .

(2) شریعت پر عمل کرنا :- یہ امت کا اہم فریضہ ہے . سورۃ العصر میں ہے " کہ سارے انسان خسارے میں ہیں ، سوائے اُن کے جو ایمان لائے ، نیک عمل کریں ، اور حق کے ساتھ صبر پر قائم رہیں ."

(3) شریعت کو پھیلانا :- قرآن میں ہے " تم ایک بہترین امت ہو جو لوگوں کی بھلائی کیلئے نکالے گئے ہو . تم نیکی کا درس دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو " (آل عمران)

(4) فرقہ واریت ، شدت پسندی اور دہشت گردی کو ختم کرنا
آجکل مسلم اُمہ ان برائیوں کا شکار ہے اور اس میں سارے مسلمان شامل ہیں . اس لیے امت کو چاہیے کہ یہ برائیاں ختم کریں .

(5) وقت کا سپر پاور بننا :- ایک حدیث ہے " مسلمانوں کو وقت کا سپر پاور ہونا چاہیے " اور یہ حقیقت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں مسلمان اُمت اس مقام تک پہنچ چکے تھے .

(6) مسلمانوں کی حفاظت کرنا :- اُمت پر یہ فرض ہے کہ وہ سارے مسلمان اقوام عالم کی حفاظت کریں۔ آپس میں اتحاد و اتفاق کے ساتھ زندگی گزاریں۔ حدیث ہے "مسلمان امت ایک جسم کی مانند ہے، اگر اگر جسم کا ایک حصہ تکلیف میں ہو تو سارے جسم میں درد ہوتا ہے"۔

اختتام:

الغرض مسلمان ایک اُمت ہے۔ اور اس کو قرآن و حدیث کی تعلیمات میں اہمیت بیان کیا گیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اُمہ اپنے حقوق فرائض کو جان سکیں۔ اور ان کو عمل میں لا سکے۔

بقول شاعر:

اخوت اس کو کہتے ہیں کہ چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستان کا ہر پیر و جوان بیتاب ہو جائے۔

سوال: 8

جواب: دو پر جامع نوٹ لکھیں
۲ - اجماع

۳ - اسلام میں تعلیم کی اہمیت

۲ - اجماع: تعارف :- قرآن و حدیث کے بعد ~~شریعت~~ ہی اجماع ہی شریعت کا ماخذ ہے۔

اس سے مراد کسی چیز پر جمع ہونا:
کسی بات پر متفق ہونا۔ (Consensus)

اصطلاحی لحاظ سے مطلب یہ ہے کہ کسی حکم شرعی پر کسی زمانے زمانہ میں مسلمان مجتہدین کا متفق ہوجانا

قرآن میں اجماع کا حکم: آل عمران
"وامرھم شوریٰ بینھم"
ترجمہ: اور آپس کے فیصلے باہمی مشورے سے حل کروں۔

• النساء: ترجمہ "اے لوگوں جو ایمان لائے، اللہ کی اطاعت کروں اور رسول ﷺ کی اور اپنے میں سے اہل اختیار کی اطاعت کروں۔

آل عمران: وشاورھم فی الامر. فاذا عزمت فتوکل علی اللہ۔
ترجمہ: "ان سے معاملے میں مشورہ کروں۔ اور جب تم فیصلہ کروں تو پھر اللہ پر بھروسہ رکھوں۔

اجماع کے بارے میں احادیث: "میری امت کسی گمراہی پر متفق نہیں ہوگی۔"

"جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے"۔

حضرت معاذ بن جبل کو گورنر یمن بنانے کا واقعہ:
حضرت عمرؓ نے معاذ بن جبل کو گورنر بنایا تو اُن سے پوچھا کہ فیصلہ کیسے کروں گے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اللہ کی کتاب قرآن، حدیث سے فیصلہ کروں گا۔ یا سنت رسول ﷺ سے کروں گا۔ اگر اس میں نہ ہو تو اپنی رائے سے اجماع واجتہاد کروں گا۔ اس پر عمرؓ نے فرمایا۔ اللہ کا شکر ہے اور اللہ آپؓ سے راضی ہوں۔

اجماع کی اقسام: ۲ ہیں۔

(۱) اجماع صریح/لفظی: وہ اجماع جس میں صحابہؓ، تابعین اور مجتہدین نے اپنی رائے کا اظہار بذریعہ کلام کیا ہوں۔ یعنی نقل کیا گیا ہوں۔

(۲) اجماع سکوتی: وہ اجماع جس میں پہلے سے حکم اُس مسئلے پر نہ ہوا ہوں۔ بلکہ مجتہدین متفقہ رائے سے ایک فیصلہ کریں۔ اُسے اجماع سکوتی کہتے ہے۔ یعنی پہلے سے فیصلہ موجود نہ ہوں

اختتام:

یہ اسلامی قانون کا تیسرا ماخذ ہے۔ اور اس کے ذریعے مسلمان اپنے مسائل کا حل شریعت کے مطابق نکالتے ہیں۔ یہ خاص لوگ یعنی جو دین میں ماہر ہوں، علماء یا مجتہدین ہی کرسکتے ہیں۔ ہر بندہ اجماع نہیں کرسکتا۔

سوال ۸

۳۔ اسلام میں تعلیم کی اہمیت:

جواب:۔

تعارف: اسلام نے تعلیم کی اہمیت اور حاصل کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ اسلام جب نازل ہوا تو اُس وقت دنیا جہالت میں تھی۔ لوگ زندگی زندہ بیٹوں اور بیٹیوں کو دفن کرتے تھے۔ انسانوں کو جانوروں کی طرح غلام رکھا جاتا تھا۔ جب اسلام آیا تو سارے عرب کے ساتھ پورے دنیا میں روشنی پھیل گئی۔

تعلیم کی اہمیت کے بارہ میں احادیث :-

(1) طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ .

ترجمہ :- علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے .

(2) علم حاصل کرو، چاہے تمہیں چین تک کیوں جانا نہ ~~پڑھو~~ ہی پڑے .

(3) علم حاصل کرنا ایک جہاد ہے .

(4) تم میں سے بہترین وہ ہے جو تم میں سے زیادہ علم رکھتا ہوں .

(5) اے رب! میرے علم میں اضافہ فرما .

تعلیم کی اہمیت قرآن مجید میں :

(1) سورۃ اقراء کے پہلے پانچ آیتیں ہی علم حاصل کرنے کی اہمیت بیان کرتے ہیں .

(2) قرآن مجید کو سمجھنا بذات خود علم حاصل کرنا ہیں

اختتام :- (اجماع)

~~یہ اسلامی قانون کا تیسرا ماخذ ہے . اور اس کے ذریعے ہی مسلمان اُمت جدید طلب مسائل کا حل نکالتے ہیں . یہ علماء اور مجتہدین یعنی دین میں ماہر لوگ ہی کر سکتے ہیں . ہر خاص و عام بندہ اپنی اجماع نہیں کر سکتا .~~

تعلیم کی اہمیت :- تنقیدی جائزہ (اختتام)

اسلام نے تعلیم کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے۔ حتیٰ کہ اسے ہر خاص و عام ، مرد و عورت کیلئے فرض قرار دیا گیا ہے۔ اب مسلمانوں پر منحصر ہے اگر وہ تعلیم حاصل کریں تو وہ دنیا کے سپر پاور بن سکتے ہیں۔ مسلمانوں کی آجکل دنیا میں پستی اور ناکامی کا بنیادی وجہ بھی تعلیم میں کمی حاصل نہ کرنا ہیں۔

بقول شاعر :- علامہ اقبال

سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا کام تجھ سے دنیا کی امامت کا